THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتے یغیروا ما بانفسھم

بیا در بزم مستان تا بہ بینی عالمے دیگر، بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علے تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شایع ہوتا ہے

پہ گویم با تو گرائی جہاد ز قادیان بینی ۔ ہمہ دو ابینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۲۶	مورخہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء	نمبر ۲۶

سفر یورپ جماعت مین کس نظر سے دیکھا جاتا ہی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ کے متعلق نہایت غور و مشورے سے کام لیا ہے۔ پہلے یہ معاملہ قادیان کے خاص احباب کی مجلس مین پیش کیا گیا اور انہون نے اس سفر کے مختلف پہلوؤن پر خوب بحث و تمحیص کی۔ اور اپنی آزادانہ رائے کا اظہار کیا خواہ وہ اسکے حق مین تھی یا خلاف پھر آپ نے اس معاملہ کو قادیان کی عام جماعت کے سامنے پیش کیا۔ اور انکو آزادی کے ساتھ رائے دینے کی اجازت اور اختیار دیا اسکے بعد پھر تمام جماعت مین مشورے کے لئے اس سوال کو پیش کیا گیا ایک عرصہ تک استخارہ کیا گیا اور دعاؤن سے کام لیا گیا باہر کی راؤن کے آجانیکے بعد پھر قادیان کے احباب کے سامنے ان راؤن کو پیش کیا گیا اور بالآخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو تبلیغی مشنون کی تنظیم اور آیندہ کیلئے بیرونی تبلیغ کیلئے ایک پالیسی اور اصول قایم کرنے کیلئے اور یورپ کی مذہبی حالت کا معاینہ کرنے اور

اس مقصد کیلئے کہ دنیا کی عام بے چینی مین کسطرح سکون ممکن ہے یورپ کا سفر کرنا چاہئے

یہ خلاصہ در خلاصہ اس مقصد کا ہے جو اس سفر یورپ سے رکھا گیا ہے دوران مشورہ مین مختلف جماعتون اور افراد کیطرف سے جو رائین موصول ہوئین ہین ان سے پایا جاتا ہے کہ جماعت اس سفر کو نہایت اہم اور ضروری سمجھتی ہے اور فی الحقیقت ہے بھی یونہی۔

اسکے بعد سفر کے اخراجات کا سوال پیش آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے سفر کے اخراجات کو خود برداشت کرنے کا اعلان کیا اور مین جب کبھی اسکا ذکر کرتا ہون اس عدیم المثل اولوالعزمی کو جہان عزت و احترام کی نظر سے دیکھتا ہون وہان مجھے ضرور یہ خیال آتا ہے کہ۔

اس اعلان سے احمدی جماعت کی مالی قربانی پر ایک اثر پڑتا ہے۔ وہ قوم جو لکھوکھا روپیہ اپنے سلسلہ کے لئے ہمیشہ خرچ کرتی ہے جسکے گھر کی ایک ایک چیز۔

عملاً جماعت کی بیت المال مین داخل ہی

کیا وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے اخراجات کو برداشت نہین کر سکتی؟ مین جہانتک سمجھتا ہون یہ حضرت خلیفۃ المسیح کے اولوالعزمانہ ایثار کی ایک شان ہے۔ جماعت کیلئے اس سے بڑھکر کوئی سعادت نہین ہو سکتی کہ اس عظیم الشان تاریخی سفر مین اسکے اموال خرچ ہون۔ مگر چونکہ حضرت امام نے بیت المال قومی پر اسکا بار ڈالنا نہین چاہا اسلئے قوم مجبور رہے جماعت نے رفقائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے جس فراخدلی کا ثبوت دیا ہے وہ ظاہر ہے کہ قرضہ کی تحریک پر ۱/۲ لاکھ سے زاید رقم آرہی ہے باوجودیکہ اعلان نہایت تنگ وقت مین کیا گیا۔ یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ

جماعت عملاً بھی اس سفر کی اہمیت کو سمجھتی ہے

مشورہ کے دینا اور رائے پیش کر دینا۔ بہت آسان امر ہے لیکن جس رائے کیساتھ اموال پر بھی اثر پڑتا ہے وہ نہایت قیمتی رائے ہوتی ہے اور حقیقت مین اخلاص اور ارادت قلبی کی وہ صحیح ترجمان کہنی چاہئے۔

جماعت نے جس اخلاص کے ساتھ اس سفر کے اخراجات کے لئے قرضہ کی تحریک کو خیر مقدم کہا ہے وہ ایثار ملی کی تاریخ مین ایک زرین ورق ہے

ابھی بہت زمانہ نہین گذرا بلکہ ایک سہ ماہی بھی نہین گذری کہ چندہ خاص کیلئے ہزارون روپیہ دیچکے ہین اور پھر فوراً انہین سفر یورپ کیلئے روپیہ دینا پڑا ہی

یہ معمولی کامیابی اور معمولی کارنامہ جماعت کا نہین ہی بلکہ اسکی نظیر ہندوستان کی کسی قوم مین نہین ملتی دولت مند آریون یا ہندؤون مین بھی اسکی نظیر نہین۔

خواجہ پریس بٹالہ مین احمد جودی پرنٹر نے چھاپا اور شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شایع کیا

لاکھوں اور کروڑوں کے مالک اگر چند لاکھ بھی جمع کر لیں تو کوئی حقیقت نہیں رکھتے مگر ایک غریب جماعت جسکے لئے دشمن کہتا ہے کہ چند ہزار بے بے درپے اپنی مالی **قربانیوں** کا وہ شاندار نمونہ دکھا رہی ہے کہ خود ان کے دشمنوں کو بھی حیرت اور تعجب ہوتا ہے دراصل یہ خدا کا فضل ہے اور اس سلسلہ کی صداقت کے لئے **ناقابل نقض عملی دلیل** ہے پھر اسکے بعد **آخری مرحلہ** اس سفر کے **پروگرام** کا ہے جماعت میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک عام تحریک ہے۔ اور یہ دنیا دیکھ لیگی کہ احمدی اپنے **آقا** اور امام کے راستہ پر کس **عقیدت** کا اظہار کرتی ہے مختلف مقامات سے خطوط کی بھرمار ہو رہی ہے کہ حضرت کس راستہ سے گذریں گے۔ کتنی دیر قیام ہوگا۔ عجیب عجیب قسم کے استفسار ہو رہے ہیں جو جماعت کی **عقیدت کی روح** کا اظہار کرتے ہیں یہ سلسلہ **مردم پرستی** اور **پیر پرستی** کا خدا کے فضل سے نہیں ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ۔

میں تمہیں پیر پرست نہیں بلکہ خود پیر بنانا چاہتا ہوں

اور حضرت **خلیفۃ المسیح** بھی جماعت کے اندر وہی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں مگر میں اس **حقیقت** سے انکار نہیں کر سکتا کہ جب تک ہم اپنے اندر اپنے **امام** کیلئے انتہائی **عقیدت اور اخلاص** کا جذبہ پیدا نہیں کر سکتے جب تک ہم اسکے لئے ہر چیز کی **قربانی** آسان اور سہل نہیں سمجھ لیتے اسکے احکام کی تعمیل میں زندگی اور موت کا سوال ہمارے لئے محض ایک تماشا نہیں بن جاتا ہم اس روح کو نہیں پا سکتے

ظالم طبع دشمن اسکا جو کچھ بھی نام رکھے مگر۔

جبتک تم اس روح کو نہیں پاتے اصل مقصد سے دور ہو

غرض **سفر یورپ** نے جماعت کے **ایمان اور اخلاص** اور ایثار میں ایک خاص رنگ پیدا کر دیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ۔

اس سفر کے نتائج کو **خوشگوار اور شیریں ثمرات** کا ذریعہ بنا دیگا

رپورٹ مجلس مشاورت

مجلس مشاورت منعقدہ ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۲۴ء کی رپورٹ ۵ جولائی ۱۹۲۴ء کو جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔اے پرائیوٹ سکرٹری حضرت **خلیفۃ المسیح** نے شایع کر دی ہے مولوی صاحب کی مسلسل مصروفیت میں سفر یورپ کی وجہ سے جو اضافہ ہوا ہے اسے دیکھتے ہوئے رپورٹ کا اسقدر جلد شائع ہو جانا بہت ہی قابل قدر کام ہے۔ مولوی صاحب اس سے بھی بہت پہلے رپورٹ شایع کرنا چاہتے تھے مگر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی گوناگوں مصروفیتیں آپ کو نظر ثانی کا موقع نہ دے سکیں اور ان روز افزوں مصروفیتوں نے اب بھی اسے بغیر حضرت اقدس کی **نظر ثانی** کے ہی شایع کرنے پر مجبور کیا ہے مجھکو اس رپورٹ کی اشاعت کا اعلان کرتے ہوئے جماعت کو توجہ دلانا ہے کہ اگرچہ نمایندگان جماعت نے ان فیصلوں سے جو مجلس مشاورت میں ہوئے تھے پہلے ہی انکو اطلاع دیدی ہوگی تاہم انہیں چاہیے کہ ان فیصلوں کو عملی صورت دینے کے لئے پوری کوشش کریں اس سال مجلس مشاورت نے **جماعت** کو بتا دیا تھا کہ صرف **کارکنان مرکز** پر ہی سوال کرنے کا حق نہیں دیا بلکہ **جماعتوں** سے بھی سوالات ہوئے ہیں کہ انہوں نے مجلس کے فیصلہ جات کی کہاں تک تعمیل کی۔ اس سال نہایت اہم تجاویز پاس ہوئی ہیں اسلئے

جماعتوں کو یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ وہ انکی تعمیل اور تکمیل کے لئے **حضرت امام** کے حضور جوابدہ ہیں اور انکو آیندہ **مجلس مشاورت** میں بتانا پڑیگا کہ کیا کام ہوا ہے۔ لہذا احباب کو چاہیے کہ وہ اس **رپورٹ** کو جلد منگوالیں اور اپنی **ذمہ داریوں** کو محسوس کر کے عملی صورت دیں

قادیان میں درس حدیث

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تجویز فرمایا ہے کہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب (جو سلسلہ کے معروف متبحر عالم اور حدیث کے سند یافتہ ہیں) کو **حدیث** کے باقاعدہ درس کے لئے مقرر فرمائیں۔ چنانچہ ۶ر جولائی ۱۹۲۴ء سے باقاعدہ درس شروع ہو گیا ہے۔

حدیث شریف کے اس درس میں حضرت مولانا اس امر کا التزام رکھیں گے کہ **احادیث** کے مطالب بیان اور مفہوم کو ایسے رنگ میں بیان کریں کہ جس سے قرآن مجید کی عظمت و شان کا اظہار اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے **اخلاقی** کمالات کی صراحت ہو اور حضرت **مسیح موعود علیہ السلام** نے اپنی تصانیف میں جو اصول تعلیم فرمائے ہیں اور مسایل اسلامیہ کی جو حقیقت اور **روح** بیان کی ہے **احادیث** کے مغز کو جس رنگ میں پیش کیا ہے اس سے **عوام** کو آگاہ اور واقف کیا جاوے یہ درس برابر جاری رہے گا۔ اسلئے اگر باہر سے بھی احباب تشریف لے آئیں تو بہت مفید ہوگا۔ حضرت **خلیفۃ المسیح** کے ایام سفر میں بہت اچھا موقعہ ہے **حدیث** کے درس کے ساتھ یہ بھی تجویز ہے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب **قرآن مجید** کے ان دس پاروں کا درس دیں جو حضرت **خلیفۃ المسیح** نے خاص طور پر دیا تھا حضرت **مولوی شیر علی** صاحب کو خدا تعالیٰ نے **فرشتہ** فرمایا ہے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود **علیہ السلام** کی صحبت میں ایک طویل زمانہ بسر کیا ہے اور جب سے آئے ہیں سلسلہ کی خدمت میں **مصروف** ہیں انکا **درس** اللہ تعالیٰ نے چاہے تو بہت ہی مفید اور **موثر** ہوگا۔ ان درسوں میں شمولیت کے لئے **احباب** کو ضرور باہر سے موقعہ نکال کر آنا چاہیے اور اگر زیادہ عرصہ کے لئے نہ ہو تو تھوڑے تھوڑے وقفہ سے مختلف احباب آتے رہیں صحابہ میں یہ طریق جاری تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں باری باری سے جاتے تھے اور جو علم حاصل کرتے وہ دوسروں کو جا کر سناتے اسطرح پر وہ اپنے **کاروبار** میں بھی مصروف رہتے اور **صحبت نبوی** کے فیضان سے بھی حصہ لیتے یہ وہ لوگ تھے جو مدینہ کے باہر رہتے تھے اسیطرح پر اگر ہمارے دوست یہ انتظام کر لیں کہ ایک ایک مہینے کے لئے آسکیں تو بارہ آدمی سال بھر برابر قادیان میں ایک جماعت کے رہ سکتے ہیں اور وہ علم جو قادیان سے سیکھیں اور اپنی جماعت کو سکھا سکتے ہیں۔ اور صحابہ کے اس **طرز عمل** کا احیاء ہی نہیں ہوتا بلکہ قادیان کے **درس برابر** ہر جماعت میں جاری ہوتے جائیں قادیان میں بار بار آنا اور یہاں اقامت اختیار کرنا بہت ہی بابرکت ہوتا ہے غرض یہ **قرآن مجید** اور **حدیث** کے درس بہت سی برکات کا موجب ہونے والے ہیں لہذا احباب ایسا انتظام کریں کہ وہ برابر اس درس میں شریک ہو سکیں۔

اخبار کے متعلق انتظامی اعلان

الحکم اور تادیب النساء کے متعلق جو انتظام کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ میری غیر حاضری میں میرے مکرم مخدوم حضرت بابو فیروز علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر دفتر کے انچارج ہونگے۔ منی آرڈرز اور خطوط پر انہیں کے دستخط ہونگے۔ اسلئے خریداران الحکم اور تادیب کو آگاہ رہنا چاہیے کہ دفتر کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت صاف

منیجر اخبار الحکم یا منیجر رسالہ تادیب النساء قادیان

کے پتہ پر ہو۔ کسی کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں + اسی طرح جو احباب بذریعہ منی آرڈر اخبار یا رسالہ کی قیمت بھیجیں وہ صرف منیجر الحکم یا منیجر تادیب النساء لکھیں۔ کسی کا نام نہ لکھیں۔ اخبار یا رسالہ میں شایع ہونے کے لئے مضامین بھی اسی پتہ پر بھیجے جاویں غرض دفتری انتظام کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت اسی طرح ہو۔ میں ایک بار اور اپنے ناظرین سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

میں الحکم کی امانت آپکے سپرد کر رہا ہوں

تمہاری غیرت اور حمیت قومی کا تقاضا یہ ہونا چاہیے کہ مالی مشکلات کیوجہ سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اسکے دائرہ خریداری کو وسیع کریں اور ہر قسم کی **مالی امداد** سے نئے منیجر کی مدد کریں اور دعاؤں سے خصوصاً مدد کریں۔

خادم عرفانی

مبارکباد

مکرمی مخدومی حافظ روشن علی صاحب کی دختر نیک اختر کا خصتانہ ۴ر جولائی ۱۹۲۴ء کو بعد عصر ہوا حضرت **خلیفۃ المسیح** ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس نکاح کا خطبہ آپ پڑھا تھا رخصتانہ کے وقت بھی آپ **دعا** کیلئے تشریف لائے ۵ر جولائی کو مسنون دعوت ولیمہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو بہت سی **نعمتوں** اور **برکتوں** کا موجب بنائے۔ میں حضرت حافظ صاحب اور جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب (جنکے صاحبزادہ مولوی مبارک احمد صاحب سے یہ نکاح ہوا) مبارکباد دیتا ہوں

خدا حافظ

جذبات کے تلاطم اور امنگوں کے ہجوم میں خدا کے لیئے ہم اس پیاری بستی کو چند ماہ کے لیئے چھوڑ رہے ہیں جس کی نسبت خدا کا برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کہتا ہے۔

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

جس بستی کی طرف میں برابر ستائیس برس سے لوگوں کو بلا رہا ہوں آج اسے خود ایک لمبے سفر کے لئے چھوڑ رہا ہوں۔ کچھ شک نہیں کہ ظاہری طور پر میں قادیان سے باہر ہوں گا مگر

میری روح قادیان کے کوچہ و برزن کا طواف کرتی رہیگی

خدا تعالئے کے علم میں ہر کام کے لیئے ایک وقت مقرر ہے۔ عاجل اور شتاب کار انسان چاہتا ہے کہ ایک کام فوراً ہو جائے مگر علم الٰہی میں جبتک اس کا وقت نہ آجائے وہ نہیں ہو سکتا۔ بلاد اسلامیہ کی سیاحت کا خیال پہلی مرتبہ ۱۸۹۶ء میں (جبکہ میری عمر انیس بیس برس کی ہو گی) میرے دماغ میں پیدا ہوا۔ اور اس خیال کی ابتدا اس امر سے ہوئی کہ

مسلمانان عالم کے اتحاد کیلئے عربی زبان ہی ایک ذریعہ ہے

عربی زبان ایک ایسی زبان ہے کہ دنیا کے ہر حصہ کا مسلمان لازماً اسے پڑھتا ہے اور وہ اسے جلد سیکھ سکتا ہے۔ پس اظہار خیالات میں وحدت پیدا کرنے کے لیئے عربی زبان کو مشترک زبان بنانا چاہیئے۔ اور اس مطلب کے لئے مصر میں جاکر عربی زبان سیکھ کر اسلامی ممالک میں سفر کیا جائے۔ یہ خیال میرے دماغ میں کچھ عرصہ تک موجزن رہا۔ مگر اسباب کی ناسماعدت نے مجھے روک دیا بحالیکہ اس وقت اخراجات سفر بہت ہی کم تھے۔ مگر چونکہ منشاء الٰہی نہ تھا میں اُس وقت نہ جا سکا۔ اور ۱۸۹۷ء میں الحکم جاری کر دیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے عصر سعادت میں میں نے البشریٰ نامی ایک عربی ماہوار رسالے کا اعلان کیا (یہ نام خود حضرت مسیح موعود نے تجویز فرمایا تھا) اور اس میں ظاہر کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں مصر جاکر خود عربی زبان کی تحصیل اور تکمیل کروں تاکہ اس رسالہ کو عمدگی سے ایڈٹ کیا جا سکے۔ مگر خدا تعالئے کے علم میں میرے لئے مقدر نہ تھا۔ کہ میں مسیح موعود علیہ السلام کے عہد میں قادیان سے باہر جا سکوں اور اب میں اسے فضل اور رحم یقین کرتا ہوں۔

اس پاک عہد کی یاد تڑپا جاتی ہے اور خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے ان ایام میں باہر جانے کے سامان میسّر آجانے پر بھی جانے نہ دیا ورنہ

خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

ایک ناتجربہ کار نوجوان ایمان اور عرفان کے منازل سے ناآشنا دل پہلو میں لے کر ان ملکوں میں جاتا جہاں اس شرع کی کوئی قدر و قیمت نہیں اور وہاں کے نظارے اور گردوپیش کے اثرات جو زاہد فریب ہیں خدا جانے اسے کہاں سے کہاں لے جاتے۔

یہ خدا تعالئے کی غریب نوازی اور فضل تھا کہ اُس نے مجھے بزم محبوب میں رہنے دیا۔ تاکہ اس بزم پاک کی کیفیتوں سے دل و دماغ میں ایسی کیفیت اور اثر پیدا ہو جائے کہ دنیا کا کوئی نشہ اس پر اثر نہ کر سکے۔ وباللہ التوفیق۔ غرض اگرچہ اس وقت بعض اوقات دماغ میں خیالات کا ایک تلاطم آفرین رنگ پیدا ہوتا کہ مصر اور دوسرے بلاد کو جانا چاہیئے۔ مگر

مشیت ایزدی نے روکے رکھا کہ ابھی وقت نہیں

اس وقت بھی اس سفر کی غرض دل و دماغ میں جو کچھ تھی وہ یہی تھی کہ علوم عربیہ کی تحصیل کرکے

عربی رسالہ کا اجرا ہو سکے

آخر وہ عہد سعید گذر گیا اور

حضرت مسیح موعود کا وصال ہو گیا

حضرت خلیفہ اول کے عہد میں پھر ان خیالات میں ایک موج اٹھی اور یہ لہر گردوپیش کے حالات سے متاثر ہو کر اٹھی۔ جماعت میں بعض ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے جو جماعت کو اغراض سلسلہ سے الگ کرکے کسی اور طرف لے جانا چاہتے تھے۔ میں بوجہ اخبار نویس ہونے کے جماعت کو ان گمراہ کن خیالات سے روکنا چاہتا تھا۔ اور اس طرح پر میرے اور ان کے درمیان ایک میدان کارزار گرم ہو گیا۔ اور میں نے مناسب سمجھا کہ اس میدان سے الگ ہو جاؤں اس لیئے نہیں کہ میں ڈرتا تھا اور بزدل تھا نہیں نہیں میرا سوٹو ہمیشہ یہ تھا

ڈرنا ہے تو مت لکھ لکھنا ہے تو مت ڈر

بلکہ میں پسند کرتا تھا کہ اپنے نفس کی اصلاح پر ان لوگوں سے دور رہ کر توجہ کروں۔ اور عربی زبان کی تحصیل میں اپنا وقت صرف کرکے تبلیغ سلسلہ کے لئے نیا میدان پیدا کردوں۔ چنانچہ میں نے سفر مصر کا اعلان کر دیا اور اس سفر کے لیئے خدا تعالئے نے کچھ سامان بھی پیدا کر دئے۔ مگر جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی تو آپ نے

اجازت کو ایسا مشروط کیا کہ میں ان شرائط کو پورا نہ کر سکتا تھا

انہیں ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (جو ان ایام میں صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے) بھی مصر کے ارادے سے جا رہے تھے میری خواہش تھی کہ آپ کے ساتھ چلا جاؤں۔

حضرت خلیفہ اول نے یہ تو منظور فرمالیا کہ میں آپ کے ساتھ چلا جاؤں مگر شرائط ایسی تھیں کہ میں پورا نہ کر سکتا تھا۔ وہ شرائط یہ ہیں کہ

۱۔ الحکم کے ذمہ جو دیون ہیں (جن کی تعداد اس وقت قریباً دس ہزار تھی) ادا کروں۔

۲۔ الحکم کے اپنی غیر حاضری میں مستقل اجرا کا انتظام کروں۔

۳۔ پس ماندگان کے لیئے کفاف کا انتظام کروں۔

اس قدر رقم میرے ہاتھ میں نہ تھی۔ اخراجات سفر کا انتظام میں نے اپنے پیشہ اخبار نویسی سے کر لیا تھا۔ چونکہ شرائط پورے نہ ہو سکتے تھے میں رہ گیا اور حضرت خلیفہ ثانی چلے گئے۔ میں اب سمجھتا ہوں کہ مصلحت ربی نے مقام خلافت ثانیہ کو ایک الزام سے پاک رکھنے کے لئے ایسا کیا۔ مجھ پر وہ مخالف پارٹی پہلے بدظن تھی۔ اور جیسا کہ حضرت امام نے یاد ایام میں لکھا ہے مجھ پر فری میسن۔ گورنمنٹ کا ایجنٹ اور خفیہ پولیس کا ممبر ہونے کے الزامات لگا کر الحکم کی آواز کو کمزور اور بے اثر بنانے کی سعی کی جاتی تھی۔ اس سفر کے بعد وہ زمانہ قریب آرہا تھا کہ

سلسلہ میں ایک دوسرا انقلاب ہو

اور اس انقلاب میں خدا تعالئے نے محض اپنے فضل سے میرے اور میرے مخالفین میں یوم الامتیاز اور یوم الامتحان رکھا ہوا تھا۔ میں اگر حضرت خلیفۃ المسیح کے اس سفر میں ہمرکاب ہوتا تو خدا جانے کن سازشوں کے الزام وہ ناعاقبت اندیش رکھتے۔ مگر خدا تعالئے نے اپنے برگزیدہ کے خلیفہ کے دامن کو پاک ٹھیرانا تھا اور اس خاکسار پر بھی اپنے فضل کے ہاتھ کو لمبا کرنا تھا اسلئے مجھے اس سفر میں ہمرکاب ہونے کی سعادت نہ ملی۔

اور آج میں یقین کرتا ہوں کہ یہ بھی بڑا فضل تھا

وہ وقت بھی گذر گیا اور

اولوالعزم کا عہد خلافت شروع ہوا

غداروں اور وفاداروں میں امتیاز ہو گیا اور خدا تعالئے نے اپنی جماعت کی آپ مدد کی۔ اللہ تعالئے نے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ کہ الحکم اپنی زیر باریوں سے سبکدوش ہو گیا۔ اور ایسے طریق پر کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا۔ اور الحکم کے چھوٹے بھائی عزیز مکرم

محمود احمد مجاہد مصر کو مصر بھیجدیا گیا

تاکہ ان خیالات اور ارادوں کی تکمیل کی صورت اسی رنگ میں ہو۔ میرا سفر کبھی بھی سیر و سیاحت کے اغراض پر مبنی نہ تھا۔ اور محمود کو بھی جس غرض کے لئے بھیجا گیا وہ پاک غرض ہے اللہ تعالئے اسے قبول کرے۔ اور اخلاص پیدا کرے۔ آمین

محمود کو گئے ہوئے بھی دو سال گذر گئے کسی کے وہم میں بھی یہ نہ تھا کہ میں اب جا سکونگا۔ ہاں ایک کڑی اس سفر کی رہ گئی۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں پھر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا میرے محترم مخدوم خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مئی سنہ ۱۹۱۴ء

[illegible] سفر [illegible] قرارداد [illegible] تو پورٹ سعید پر میں ان سے ملوں گا - اور پھر ہم ملکر بلاد اسلامیہ کی سیاحت کرینگے - یہ قرارداد قطعی تھی مگر خدائی قدرت کہ جنگ عظیم نے اس منصوبہ کو خاک میں ملا دیا اور میں نے

عرفت ربی بفسخ العزائم

کا پھر ایک جلوہ دیکھا

محمود کے جانے کے بعد جو خیالات عربی زبان سیکھنے اور عربی میں اخبار جاری کرنے کے تھے وہ ختم ہو گئے - اور آرزو و تمنا مرکز یہ ہو گیا کہ خدا تعالےٰ محمود کو اس کام کی توفیق دے - مگر بلاد اسلامیہ کے سفر کی ایک اور غرض دل میں پیدا ہوئی کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جو پیشگوئیاں ہیں ان کے پورا کرنیوالوں میں سے ایک میں بھی ہو سکوں - اسلئے یہ خیالات دل سے محو نہیں ہوئے اور برابر ایک سفر کے لئے دل میں تلاطم رہا - اگر تب حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک خط کا جواب لکھوایا - کہ لوگ اگر تبلیغ دین کا ارادہ رکھتے ہیں تو وہ یورپ اور امریکہ جانے کے لئے ہی کیوں اجازت چاہتے ہیں کیوں تبت اور چین کے لئے اجازت نہیں چاہتے ؟ جب آپ یہ خط لکھوا رہے تھے تو میں اپنے دل سے فیصلہ کرتا تھا کہ

کہو حضرت دل کیا ارادہ ہے

میں تکلف سے نہیں کہتا میرے دل نے فیصلہ کر لیا کہ اس سفر پر اجمالی اجازت لے کر چل کھڑے ہونا چاہیئے - میں ابھی اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ سلسلہ کے بعض کام میرے سپرد کر دیئے گئے اور میں نے سمجھا کہ

ارادہ الٰہی ابھی کچھ اور ہے

میں اپنے نفس اور طبیعت کی افتاد کو دیکھتا تھا اس کا اقتضا کچھ اور تھا اور جو کام میرے سپرد کر دیا گیا اس سے انحراف نہیں ہو سکتا تھا - اور اگر چندروز اور یہ کام میرے سپرد نہ ہوتا تو

میں آج قادیان کی بجائے لاسہ میں ہوتا

میں اپنے رحیم و کریم رب سے امیدوار ہوں کہ وہ میری اس نیت کو ضائع نہیں کرے گا - غرض پھر سلسلہ کے کاروبار کی مصروفیت نے مجھے کچھ دنوں کے لئے ان افکار سے آزاد کر دیا تھا کہ یکایک سفر یورپ کا سوال پیدا ہو گیا اور میں اس سفر کا سب سے پہلا مخالف تھا - وہ لوگ جو اس مجلس شوریٰ میں موجود تھے وہ جانتے ہیں کہ باوجودیکہ مجھے علم تھا کہ میں رفقاء سفر میں جا سکونگا میں پھر بھی مخالف تھا - میری مخالفت - میرا علم اور رنگ نیتی اس وقت یہی مشورہ دیتی تھی - اس کے بعد عام مجلس شوریٰ اور استخارہ اور بیرونی جماعتوں کے مشورہ اور کثرت رائے اور آخری فیصلہ تک میری یہی رائے تھی جبکہ

میرا جانا بھی قطعی سوچا تھا

لیکن اس فیصلہ پر جرح و قدح کے بعد جب میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے منہ سے اس سفر کے اغراض کو سُنا اور ان پر غور کیا اور یہ بھی سُنا کہ آپ جماعت کی مالی مشکلات کا از بس احساس رکھتے ہیں اور سلسلہ کے اغراض تبلیغ کے لئے سفر کو بھی ضروری سمجھتے ہیں تو مجھے شرح صدر ہو گیا - اور میں نے الحکم میں وہ مضمون لکھا جو

۲۸ جون ۱۹۲۴ء کے الحکم میں شائع ہوا ہے

میں نے محسوس کیا کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے میری رائے نے کسی ذاتی اثر کے ماتحت تبدیلی اختیار نہیں کی بلکہ ایک حقیقت اور صداقت کے ماتحت اسے بدلا ہے - اور اب میں نے دیکھا کہ وہ جذبہ جو ۱۸۹۶ء میں میرے قلب میں پیدا ہوا تھا پورے ستائیس برس کے بعد عملی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے - کہاں بیس برس کا نوجوان اور کہاں تیتالیس برس کا بڈھا -

خدا تعالےٰ کا یہ ایک فضل اور رحم تھا کہ اس نے مجھے اب تک زندہ رکھا - اور میری اس غرض اور خواہش کو جو نیک ارادے کے ساتھ پیدا ہوئی تھی پورا کرنے کا سامان کر دیا -

میری اس خواہش کا ارتقا ایک وقت یہانتک ہوا کہ میں حضرت خلیفہ ثانی کے ساتھ جانا چاہتا تھا - گو اس وقت خدا تعالےٰ نے میری راہ میں ایک روک پیدا کی اور وہ روک بھی حقیقت میں ایک فضل اور کرم تھا - مگر پھر اس نے اپنے فضل سے مجھ کو اس کے بعد قریباً بارہ برس تک پھر زندہ رکھا - اور وہ سامان پیدا کر دیئے کہ

میں اپنے آقا کے ساتھ جا رہا ہوں

یہ کہانی بظاہر ایک داستان ہے مگر غور کرنیوالوں کے لئے اس میں بہت کچھ رکھا ہے - میں اس سفر کا مخالف تھا اور خدا کے لئے مخالف تھا اور اب اس سفر کا مؤید ہوں اور خدا کے لئے مؤید ہوں - خود حضرت خلیفہ ثانی کی رائے بھی گو ایک ایسے سفر کو ضروری سمجھتی تھی مگر اس موقعہ کے متعلق آپ کو تامل تھا - مگر جب خدا تعالےٰ نے آپ کے سینہ کو کھول دیا تو اس کی تاثیرات نے میرے قلب کو بھی منور کر دیا - اور اب میں سمجھتا ہوں کہ

خدا ہی کی رضا کیلئے اس سفر کیلئے ہم بحد الله تیار ہو گئے ہیں

اس سفر پر غور کرتے ہوئے میں نے سوچا کہ کیا وہ لوگ زیادہ ذمہ دار ہیں جو حضرت امام کی غیر حاضری میں مرکز ہی میں ضروریات اور سلسلہ کے کاموں کے چلانے کے لئے ہیں اور ذمہ دار ہیں یا وہ جو حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ہیں -

کچھ شک نہیں کہ خدا تعالےٰ کی ایک امانت اور خدا تعالےٰ کے فضلوں کا موردو ایک وجود وہ جو انی معک و مع اہلک کا مصداق ہے ہمارے ساتھ ہو گا ہاں ہم اسکے ہمرکاب ہونیکی عزت حاصل کر رہے ہیں جسکے لئے خدا تعالےٰ نے اپنی بشارتوں میں فرمایا کہ اس کا ایک نام عمانوایل (یعنے خدا ہمارے ساتھ ہے) ہے - لیکن جس قدر گراں قیمت متاع ہمارے ساتھ ہے - اسی قدر ہماری ذمہ داری بہت بڑی ہے - ہم اس وجود کو لئے جا رہے ہیں جو سلسلہ کی جان اور روح ہے -

اس لئے ہماری ذمہ داری بہت نازک ہے - جو لوگ پیچھے ہیں ان کی ذمہ داریوں کو دیکھتے ہیں تو وہ بجائے خود اہم اور نازک تر ہیں وہ شعائر اللہ کے محافظ ہیں - وہ اہلبیت مسیح موعود علیہ السلام کے خادم ہیں - وہ سلسلہ کے تمام کاموں کو عمدگی اور درستی سے انجام دینے کے لئے خدا اور اس کے رسول کے خلیفہ کے حضور جوابدہ ہیں -

غرض ایک دوسرے کی ذمہ داریوں اور اپنی کمزوریوں بے سرو سامانیوں کو دیکھتے ہوئے

خدا ہی کے حضور سر جھکتا ہے

کہ اس کے فضل اور دستگیری کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا - خدا تعالےٰ کے اس موعود بشیر کے لئے کامیابیاں مقدر ہیں - اور وہ فتح و ظفر کی کلید دیا گیا ہے - مگر خدا نہ کرے کہ ہم میں سے کسی کی غلطی اور کمزوری سدِ راہ ہو - اس لئے ہم بہت محتاج ہیں کہ دعاؤں سے ہماری مدد کی جاوے -

میں کہاں سے کہاں چلا گیا - اور سچ تو یہ ہے حدیث شوق سمجھ کر دراز تر کہہ گیا - ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے اور جب وہ وقت آ جاتا ہے تو پھر وہ ہو جاتا ہے -

خدا تعالےٰ نے میرے لئے بھی یورپ کا ایک سفر مقدر فرمایا تھا اور اس کے لئے وقت آ پہونچا ہے - اس کے فضل پر بھروسہ ہے کہ وہ اس کی تکمیل کی توفیق دے گا - اور اگر اس کے علم میں کچھ اور مقدر ہے تو میں نہیں جانتا -

چونکہ ایک لمبے سفر پر روانہ ہوتا ہوں اسلئے اپنے تمام ان احباب کو جن سے گذشتہ ۲۷ برس سے ایک خادم سلسلہ کی حیثیت میں تعلق رہا ہے دعا کی درخواست کرتے ہوئے

خدا حافظ کہتا ہوں

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے توفیق دی تو انشاء اللہ اس سفر کے حالات انہیں سناؤں گا - ان کی دعاؤں سے فضل حاصل کروں گا -

احباب قادیان میں آرہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی روانگی سفر یورپ نے جماعت میں ایک لہر پیدا کر دی ہے اور احباب اپنے امام و آقا کو اس دینی سفر پر روانہ کرنے اور خدا حافظ کہنے کے لئے دور دور سے آ رہے ہیں آج ۱۰ جولائی ۱۹۲۴ء تک راولپنڈی سے خان صاحب بابو فرزند علی صاحب اور مکرمی بابو نور الدین صاحب۔ گجرات سے میاں میران بخش صاحب۔ بہاولپور سے ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر اور مولوی غلام احمد صاحب اختر تشریف لائے ہیں۔"

اختر صاحب نے ۸ جولائی ۱۹۲۴ء کو بعد عصر ایک نظم فارسی حضرت کے سفر یورپ پر پڑھی جو اپنے موقعہ پر شائع ہوگی۔

مکرمی منشی ہاشم علی صاحب سنوری نے جمعہ کو پہنچنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور یہاں سے انبالہ تک حضرت کے ہمراہ جانا چاہتے ہیں۔ بنگہ سے میاں بشیر محمد صاحب مشہور یکہ بان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کا ایک نشان ہیں آ گئے ہیں اور حضرت کے ہمراہ پھگواڑہ تک جائیں گے۔

مکرمی سیٹھ ابوبکر عرب معہ اہل و عیال جدہ سے تشریف لائے ہیں۔ اور حضرت کی غیر حاضری میں بھی کچھ عرصہ قیام کریں گے۔ بہت ممکن ہے آپ کی واپسی تک ... ہیں سیٹھ حسن صاحب معہ چند دوستوں کے یادگیر سے آئے تھے اس لئے کہ وہ بمبئی ملنے کا موقعہ اپنے کاروبار کی وجہ سے نہ پا سکتے تھے۔ شیخ فتح محمد صاحب پنشنر سب انسپکٹر سیالکوٹ سے آئے ہیں۔ مختلف مقامات سے جماعتیں تیار ہو رہی ہیں اور روانگی کے وقت تک دیکھنا چاہیئے کہ کتنا بڑا مجمع قادیان میں ہو جاتا ہے اور مختلف اسٹیشنوں کے نظارے تو انشاء اللہ قابل دید ہوں گے۔ مولوی عمر الدین صاحب شیرج سے تشریف لائے ہیں۔

اور بھی بہت سے احباب ہیں جن کا میں نام بنام ذکر نہیں کر سکتا۔ البتہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب قبلہ کا ذکر لازمی ہے کہ آپ مالیر کوٹلہ سے اسی مقصد کے لئے باوجودیکہ وہاں آپ کی موجودگی بعض حج کے معاملات میں اور آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کی علالت کیوجہ سے بہت ضروری تھی مگر سب پر اس کو مقدم کر کے چلے آئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب دوستوں کو ان کے اخلاص کی جزا دے اور اس میں اور ترقی دے۔ آمین

درخواست دُعا

عزیز مکرم مولوی عبد السلام صاحب خلف الرشید حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بخار سے علیل ہیں۔ احباب خصوصیت کے ساتھ اپنے محسن زادہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو شفائے عاجل اور کامل عطا فرما دے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے یہ نور نظر جماعت کے بھی نور چشم ہیں۔ اور ہم کو خدا کے فضل سے ان ہونہار بچوں سے متعلق بڑی توقعات ہیں۔ کہ وہ سلسلہ کے سچے خادم ہو کر اس کے لئے بہت مفید ہونگے اللہ تعالےٰ ایسا ہی کرے۔ احباب لازماً مولوی عبد السلام کی صحت کے لئے دعا کریں +

ایک اَور مخلص کے لئے دعا

جناب مولوی غلام محمد صاحب طبیب جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے فیض صحبت کا ایک بہترین نمونہ ہیں، وہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نہایت ہی زاہد اور متوکل باللہ انسان ہیں۔ اپنے پیشہ طب میں ماہر مزاج میں انتہائی غربت۔ نمائش اور تکلف سے بری۔ ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں ان کی صحت کیلئے بھی خاص طور سے دعا کی جاوے۔

دارالامان کا ہفتہ

دارالامان میں یہ ایام ازبس مصروفیت کے ہیں۔ حضرت اقدس کی مصروفیت کا اظہار نا ممکن ہے۔ آپ نے ہاتھ میں قلم لیا ہوا ہے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے شبانہ روز چلا رہے ہیں۔

اور آپ کی مصروفیت کے ساتھ انگریزی خوان دوستوں کا طبقہ بھی مصروف ہے اور ٹائپسٹ اپنا کام کر رہے ہیں ان امور کی تصریحات انشاء اللہ بعد میں ہوں گی۔

ناظر سفارت کا دفتر بجائے خود عظیم الشان مصروفیت کا نمونہ ہے۔ مکرمی مولوی رحیم بخش صاحب کو کھانے تک کی فرصت نہیں اور دوسرے متعلقین بھی سفر کی تیاریوں میں مصروف ہیں تو اپنی ذاتی فرائض کو بھی ادا کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی تائیدات کا عجیب منظر ہے۔ کہ یہ انسان کام کر رہے ہیں یا کوئی غیبی مدد ہے۔

چونکہ اخبار ۱۱ جولائی ۱۹۲۴ء کو شائع ہو رہا ہے۔ روانگی کی تفاصیل درج نہیں ہو سکتی ہیں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اپنے فرائض منصبی کو مد نظر رکھ کر رفقائے سفر کو طبی ہدایات دے رہے ہیں۔

غرض عجیب منظر ہے احباب باہر سے چلے آ رہے ہیں۔ بیرونی جماعتوں کے خطوط کی عجیب بھر مار ہے۔ اللہ تعالےٰ اس تمام مصروفیت کو بابرکت اور خیر و خوبی کا ذریعہ بنا دے۔ آمین

الحکم کی قلمی امداد میں پہلا والنٹیر

عزیز مکرم مولوی جلال الدین شمس سیکھوانی سلسلہ کے ان باہمت نوجوانوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی قابلیت اور اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے مولوی جلال الدین شمس ایک قابل مناظر اور لکچرار ہونے کے ساتھ قابل محرر بھی ہیں وہ اپنے تازہ ترین خط میں جو آگرہ سے انہوں نے لکھا ہے۔ الحکم کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے میری غیر حاضری میں قلمی امداد کا وعدہ فرماتے ہیں۔ یہ بہت ہی قیمتی امداد ہے۔ وہ قادیان میں آ گئے تو یہاں بیٹھ کر الحکم کو ایڈٹ کریں گے۔ میں ان کی اس عالی ہمتی پر جزاک اللہ کہتا ہوں۔ الحکم کے اس قلمی معاون کے حوصلہ دلانے پر میں خدا کا شکر کرتا ہوں۔ اور میری امید بڑھ گئی ہے۔ میں نے توکلاً علی اللہ الحکم کو جماعت کے سپرد کیا ہے اور اس میری پکار پر شمس کا لبیک کہنا میری ہمت افزائی کا موجب ہے۔

اور میری امید بڑھ گئی ہے۔ کہ ایسے دوست بھی پیدا ہو جائیں گے جو کم از کم الحکم کو میری غیر حاضری میں مالی مشکلات کا شکار نہ ہونے دیں گے۔ صرف تین سو ایسے بزرگ درکار ہیں جو الحکم کے لئے ایک خریدار دیں۔ یا خود خریدار ہو جائیں۔ اور یہ صرف انجمنیں ہی کر سکتی ہیں۔

میں اعلان کرتا ہوں کہ سکرٹری صاحبان کے نام اخبار جاری کر دیا جائے گا۔ اور وی۔ پی ہوگا۔ اور اخبار گویا جماعت کے نام ہوگا۔ خواہ وہ اپنی شخصی حیثیت سے خریدار ہوں۔ پس وہ سن رکھیں اور وی پی لینے کو آمادہ رہیں +

عرفانی

احباب قادیان میں آرہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی روانگی سفر یورپ نے جماعت میں ایک لہر پیدا کر دی ہے اور احباب اپنے امام و آقا کو اس دینی سفر پر روانہ کرنے اور خدا حافظ کہنے کے لئے دور دور سے آرہے ہیں آج ۱۰ جولائی ۱۹۲۴ء تک راولپنڈی سے خان صاحب بابو فرزند علی صاحب اور مکرمی بابو نور الدین صاحب۔ گجرات سے میاں میران بخش صاحب۔ بہاولپور سے ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر اور مولوی غلام احمد صاحب اختر تشریف لائے ہیں۔"

اختر صاحب نے ۸ جولائی ۱۹۲۴ء کو بعد عصر ایک نظم فارسی حضرت کے سفر یورپ پر پڑھی جو اپنے موقعہ پر شائع ہوگی۔

مکرمی منشی ہاشم علی صاحب سنوری نے جمعہ کو پہنچنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور یہاں سے انبالہ تک حضرت کے ہمراہ جانا چاہتے ہیں۔ بنگہ سے میاں شیر محمد صاحب مشہور یکہ بان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کا ایک نشان ہیں آگئے ہیں اور حضرت کے ہمراہ بھگواڑہ تک جائیں گے۔

مکرمی سیٹھ ابوبکر عرب معہ اہل و عیال جدہ سے تشریف لائے ہیں۔ اور حضرت کی غیر حاضری میں بھی کچھ عرصہ قیام کریں گے۔ بہت ممکن ہے آپ کی واپسی تک ... ہیں۔ سیٹھ حسن صاحب معہ چند دوستوں کے یادگیر سے آئے تھے اس لئے کہ وہ بمبئی ملنے کا موقعہ اپنے کاروبار کی وجہ سے نہ پا سکتے تھے۔ شیخ فتح محمد صاحب پنشنر سب انسپکٹر سیالکوٹ سے آئے ہیں۔ مختلف مقامات سے جماعتیں تیار ہو رہی ہیں اور روانگی کے وقت تک دیکھنا چاہیئے کہ کتنا بڑا مجمع قادیان میں ہو جاتا ہے اور مختلف اسٹیشنوں کے نظارے تو انشاء اللہ قابل دید ہوں گے۔ مولوی عمر الدین صاحب سیرج سے تشریف لائے ہیں۔

اور بھی بہت سے احباب ہیں جن کا میں نام بنام ذکر نہیں کر سکتا۔ البتہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب قبلہ کا ذکر لازمی ہے کہ آپ مالیر کوٹلہ سے اسی مقصد کے لئے باوجود یکہ وہاں آپ کی موجودگی بعض رنج کے معاملات میں اور آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کی علالت کی وجہ سے بہت ضروری تھی مگر سب پر اس کو مقدم کر کے چلے آئے ہیں۔ اللہ تعالے ان سب دوستوں کو ان کے اخلاص کی جزا دے اور اس میں اور ترقی دے۔ آمین

درخواست دُعا

عزیز مکرم مولوی عبد السلام صاحب خلف الرشید حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بخار سے علیل ہیں۔ احباب خصوصیت کے ساتھ اپنے محسن زادہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالے ان کو شفائے عاجل اور کامل عطا فرماوے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے یہ نور نظر جماعت کے بھی نور چشم ہیں۔ اور ہم کو خدا کے فضل سے ان ہونہار بچوں سے متعلق بڑی توقعات ہیں۔ کہ وہ سلسلہ کے سچے خادم ہو کر اس کے لئے بہت مفید ہونگے اللہ تعالے ایسا ہی کرے۔ احباب لازماً مولوی عبد السلام کی صحت کے لئے دعا کریں۔

ایک اَور مخلص کے لئے دعا

جناب مولوی غلام محمد صاحب طبیب جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے فیض صحبت کا ایک بہترین نمونہ ہیں، وہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نہایت ہی زاہد اور متوکل باللہ انسان ہیں۔ اپنے پیشہ طب میں ماہر مزاج میں انتہائی غربت۔ نمائش اور تکلف سے بری۔ ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں ان کی صحت کیلئے بھی خاص طور سے دعا کی جاوے۔

دار الامان کا ہفتہ

دار الامان میں یہ ایام از بس مصروفیت کے ہیں۔ حضرت اقدس کی مصروفیت کا اظہار ناممکن ہے۔ آپ نے ہاتھ میں قلم لیا ہوا ہے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے شبانہ روز چلا رہے ہیں۔

اور آپ کی مصروفیت کے ساتھ انگریزی خوان دوستوں کا طبقہ بھی مصروف ہے اور ٹائپسٹ اپنا کام کر رہے ہیں ان امور کی تصریحات انشاء اللہ بعد میں ہوں گی۔

ناظر سفارت کا دفتر بجائے خود عظیم الشان مصروفیت کا نمونہ ہے۔ مکرمی مولوی رحیم بخش صاحب کو کھانے تک کی فرصت نہیں اور دوسرے متعلقین بھی سفر کی تیاریوں میں مصروف ہیں تو اپنی ذمگی فرائض کو بھی ادا کر رہے ہیں۔ خدا تعالے کی تائیدات کا عجیب منظر ہے۔ کہ یہ انسان کام کر رہے ہیں یا کوئی غیبی مدد ہے۔

چونکہ اخبار ۱۱ جولائی ۱۹۲۴ء کو شائع ہو رہا ہے۔ روانگی کی تفاصیل درج نہیں ہو سکتی ہیں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اپنے فرائض منصبی کو مدنظر رکھ کر رفقائے سفر کو طبی ہدایات دے رہے ہیں۔

غرض عجیب منظر ہے احباب باہر سے چلے آرہے ہیں۔ بیرونی جماعتوں کے خطوط کی عجیب بھرمار ہے۔ اللہ تعالے اس تمام مصروفیت کو بابرکت اور خیر و خوبی کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔

الحکم کی قلمی امداد میں پہلا والنٹیر

عزیز مکرم مولوی جلال الدین شمس سیکھوانی سلسلہ کے ان باہمت نوجوانوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی قابلیت اور اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے

مولوی جلال الدین شمس ایک قابل مناظر اور لکچرار ہونے کے ساتھ قابل محرر بھی ہیں وہ اپنے تازہ ترین خط میں جو آگرہ سے انہوں نے لکھا ہے۔ الحکم کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے میری غیر حاضری میں قلمی امداد کا وعدہ فرماتے ہیں۔ یہ بہت ہی قیمتی امداد ہے۔ وہ قادیان میں آگئے تو یہاں بیٹھ کر الحکم کو ایڈٹ کریں گے۔ میں ان کی اس عالی ہمتی پر جزاک اللہ کہتا ہوں۔ الحکم کے اس قلمی معاون کے حوصلہ دلانے پر میں خدا کا شکر کرتا ہوں۔ اور میری امید بڑھ گئی ہے۔ میں نے توکلاً علی اللہ الحکم کو جماعت کے سپرد کیا ہے اور اس میری پکار پر شمس کا لبیک کہنا میری ہمت افزائی کا موجب ہے۔

اور میری امید بڑھ گئی ہے۔ کہ ایسے دوست بھی پیدا ہو جائیں گے جو کم از کم الحکم کو میری غیر حاضری میں مالی مشکلات کا شکار نہ ہونے دیں گے۔ صرف تین سو ایسے بزرگ درکار ہیں جو الحکم کے لئے ایک خریدار دیں۔ یا خود خریدار ہو جائیں۔ اور یہ صرف انجمنیں ہی کر سکتی ہیں۔

میں اعلان کرتا ہوں کہ سکرٹری صاحبان کے نام اخبار جاری کر دیا جائیگا۔ اور وی۔ پی ہوگا۔ اوّل اخبار گویا جماعت کے نام ہوگا۔ خواہ وہ اپنی شخصی حیثیت سے خریدار ہوں۔ پس وہ سن رکھیں اور وی پی لینے کو آمادہ رہیں +

عرفانی

احمدی قوم کی مالی قربانی

عدیم النظیر ہے

احمدی قوم کو مبارک ہو کہ وہ اپنی مالی قربانیون مین آج تمام دوسری ہمسایہ قومون پر سبقت لیگئی ہے اور اس زمانہ مین جو دنیا کو دین پر مقدم کرنے کا عہد ہے اسنے ثابت کر دیا ہے کہ۔

فی الحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالی قوم ہے زرپرستی کے اس عہد مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنی جماعت سے یہ عہد لینا اور اس عہد پر عمل کر کے دکھا دینا آپکی کامیابی اور صداقت کی بین دلیل ہے۔

کچھ عرصہ گذرتا ہے کہ ماپلا قوم کے یتیمون اور بیواؤن کے لئے سیٹھ **یعقوب حسن** جیسے قوم پرست معزز انسان نے اپیل کیا تھا۔ اور تمام قوم پرست اسکے مویدا ور ہم آواز تھے یہانتک کہ **مسٹر گاندہی** نے بھی اسکی تائید مین آواز اٹھائی اور چندے کے لئے پبلک اپیل کی۔ مگر اس ساری تگ و دو کا جو نتیجہ ہوا وہ ظاہر ہے کہ دو ماہ کے اندر

۶-۱۱-۳۴ ۳ ۳

وصول ہوئے ہین۔ اب مسلمان اخبار لکھتے ہین کہ

"مسلمانون کی بے حسی اور غفلت شعاری کا ماتم کس کس معاملہ پر کیاجا۔ یہ اپیل سات کروڑ مسلمانون سے کیا گیا تھا جو ایک لاکھ چھوڑ دس ہزار بھی جمع نہ کر سکے"، اسکے مقابلہ مین **احمدی جماعت سے** سفر یورپ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے رفقاء سفر کے لئے ایک تحریک کی جاتی ہے اور ایک ہفتہ نہین گذرتا کہ

۲۵ ہزار کے قریب جمع ہوجاتا ہے

اور اس جماعت کا یہ کارنامہ ہے جو دو ماہ پیشتر **چالیس ہزار** کی تحریک کا جواب عملی رنگ مین دے چکی ہے۔ ہمین نے جب زمیندار مین ماپلا تحریک اعانت کی ناکامی کا نوحہ پڑہا تو مجھ پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہوگئی کہ۔

وہ قوم جسکو کافر کہاجاتا ہے وہ جماعت جسکے مقابلہ کیلئے یہ مسلمان کہلانے والے جبہ اور عمامہ رکہنے والے حضرات علماء گلے کی رگین پہلاتے ہین محض اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلام کے لئے اپنی تمام کمائی کو خرچ کر دینے کو طیار ہے اور مستقل چندون کے علاوہ ہر غیر معمولی خرچ کے لئے لبیک کہتی ہے اور دوسری طرف وہ جو جنت و دوزخ کے کلید بردار بنتے ہین ان سے اتنا بھی نہین ہوسکتا کہ وہ اپنے ان بہائیون کی بیواؤن اور یتامی کی پرورش کے لئے کچھ ہمت کرین با این وہ کہتے ہین کہ اونہون نے **اسلام پر جانین قربان کردین**۔

ماپلاؤن کی بغاوت اور فساد کے متعلق ہماری یہی رائے رہی کہ انکو غلط کار رہنماؤن نے گمراہ کیا اور انکو آلہ کار بناکر وہ کام لیا جسکو اسلام اور خدا پسند نہین کرتا۔ لیکن انکی **بیوائین اور یتامیٰ** بہرحال انسان ہونیکی حیثیت سے قابل رحم ہین۔

اور قوم کے سامنے اگر اسلام کی **تبلیغی** امداد اسکی مدد اور انکی لئے کام کرنے کا میدان وسیع ہوتا تو یقیناً وہ اپنے ان بہائیون کی مدد کے لئے کوئی دریغ نہ کرتے مگر افسوس ہے یہ خلافت کمیٹی والے اور **جمیعۃ العلماء** والے مسلمانون کا لاکھون روپیہ لیکر بیٹھے ہین اور غیر ضروری امور مین اندھا دھند خرچ کرتے ہین کیون وہ ان یتامیٰ اور بیواؤن کی امداد کیلئے **خلافت فنڈ اور جمیعۃ العلماء** کے فنڈ سے روپیہ نہین دیتے۔ خیر یہ انکا کام ہے۔ ہمین اسوقت احمدی قوم کو مبارکباد دینا ہون کہ۔

جو کام کروڑون انسانون سے نہین ہوسکتا وہ آج مٹھی بھر جماعت کر رہی ہے۔ اور اسکی ایک ہی وجہ ہے کہ وہ جماعت ہے اور دوسرے سب پراگندہ اور منتشر افراد ان پر قوم اور جماعت کا اطلاق نہین ہوسکتا کہ وہ بغیر امام کے ہین اور تنظیم کے بغیر انکی طاقت ہیچ اور ناقابل ذکر ہے۔

اور یہ جماعت اس لئے بھی مبارکباد کے قابل ہے کہ اسکے اموال دنیا کی عزتون اور وجاہتون اور زمینون اور عہدون کے حصے ہونیکے لئے خرچ نہین ہوا ہے بلکہ

خالصۃً خدا کی رضا اور اعلائے کلمۃ الاسلام کیلئے

کیا **ہندوستان** کے مسلمان اس سے غافل ہین کہ ان کا کبھی فرد ایک بھی ایسا نہین ہے جو مذاہب کی جنگ مین سینہ سپر ہوکر اسلام کا بول بالا کرنیکے لئے کہڑا ہو وہ انگورہ وغیرہ جانے کو تیار ہین کہ وہان کی سبزہ زار **وادیون کی سیر کرین گے** مگر وہ اسکے لئے تیار نہین کہ **امریکہ اور جاپان** یا چین یا دوسرے ممالک مین اشاعت اسلام کے لئے نکل جائین۔ ہمارے خلاف کفر کے فتوؤن کیلئے انکی **زبانین اور قلمین** تیز ہین مگر **دشمنان اسلام** کے حملون کے جواب کے وقت وہ۔

گونگی مردہ اند کے مصداق ہین

پس احمدی قوم پر مبارکباد کے قابل ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہین ہر میدان مین ممتاز کیا ہے اور ہر وہ مورچہ جو اسلام کی حفاظت کے لئے قایم کیا گیا ہے وہان اگر کوئی سپاہی کہڑا ہے

تو حضرت احمد کا غلام ہے

اس **کامیابی** اور اس یکتا ناز اور **فخر** پر احمدی قوم کا ہر قدم آگے بڑہے گا۔ اور تو خدا کا شکر کرتی ہوئی مزید قربانیون کے لئے تیار ہوگی کیونکہ خدا تعالیٰ نے تیرے لئے کام کا دائرہ بہت وسیع کر دیا ہے تیرا آرام اسی تگ و دو مین ہے وہ دن حقیقت مین ماتم کا دن ہوگا کہ جب تو تھک کر آرام کرنیکی طالب ہوگی۔ ساری دنیا کو خدا کا **کلام** اور مسیح موعود کا **پیغام** تم نے پہنچانا ہے اور ہر ہر نبی نوع انسان کو اسلام کے جہنڈے کے نیچے کہڑا کرنا تیرا فرض ہے۔

پس محض اس بات سے کہ تو اپنی **مالی قربانیون** مین دوسری قومون سے بڑہ گئی ہے تو سست نہو تیرے لئے ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔

یورپ کا سفر تیرے لئے ایک وسیع میدان تیار کر رہا ہے اس سفر کے بعد سلسلہ کی تبلیغ کے نظام مین جو تبدیلیاں ہونگی وہ اخراجات کم کرنیوالی نہین بلکہ بڑہانے والی ہونگی **پس جس** سفر کیلئے نصف لاکھ تک خرچ کرنے کو آمادہ ہے جو اس کی عملی سکیم کے لئے کیا جارہا ہے تو یاد رکھ کہ۔

اس تبلیغی نظام کے لئے تجھے لاکھون خرچ کرنے پڑین گے۔

اگرچہ ہم مطمئن ہین کہ یہ اس قوم کو کہا جاتا ہے جو خدا کے فضل سے پیچھے ہٹنے کے لئے نہین۔

بلکہ آگے بڑہنے کے لئے قایم ہے۔

نظم

قادیان مین اب اقامت ہوگئی
خلد مین گویا سکونت ہوگئی

حق تعالیٰ کی عنایت ہوگئی
احمد مرسل سے بیعت ہوگئی

دیکھکر اعجاز تیرا اے مسیح
ساری دنیا محو حیرت ہوگئی

بیٹھکر صحبت مین تیری ہمکو اب
سب بری باتون سے نفرت ہوگئی

آگیا بنکر غلام احمد نبی
ختم پھر کیونکر نبوت ہوگئی

سنکے مہدی تیرا پاکیزہ کلام
نیکیان کرنیکی عادت ہوگئی

جب ہوا دنیا مین قران کا حدوث
مدعی باطل ندامت ہوگئی

دیکھکر تیرا رخ روشن نبی
بدر کامل کو خجالت ہوگئی

تیرے حسن پرنمک کی دور دور
دیرہم اے کان ملاحت ہوگئی

فیض اکمل سے مجھے بھی شاداب
شعر گوئی کی لیاقت ہوگئی

الحکم کے بقایادار توجہ فرماوین

اس سال کی پہلی ششماہی ختم ہوچکی ہے اور اب تک چاہیے تہا کہ تمام خریدارون کی قیمت وصول ہوجاتی بعض حضرات ایسے بھی ہین کہ انکے ذمہ ۱۹۲۳ء کا بھی بقایا ہے۔

انکے نام الحکم بذریعہ وی پی بہیجا جارہا ہے امید ہے وہ مہربانی فرماکر خادم قدیم کو ممنون فرمائینگے خصوصاً جبکہ وہ ہندوستان سے باہر جارہا ہے۔ اخبار میری غیر حاضری مین اسی صورت سے جاری رہ سکتا ہے۔ کہ احباب وی پی وصول کرین خریدار پیدا کرین اور الحکم کی مالی اعانت مین مضائقہ نہ کرین یہ بھی یاد رہے کہ وی پی مین ہمیشہ پرانا پرچہ بہیجا جاتا ہے۔

عرفانی

حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر یورپ کی ہفتہ وار چٹھی

ہفتہ وار چٹھی کے متعلق مین نے الحکم کی گذشتہ اشاعت مین اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے میری دلی خواہش یہی ہے کہ احباب اخبار کی ہفتہ وار چٹھی ہی کو غنیمت سمجھین میرے لئے یہ آسان کام نہین میری مصروفیت کا اندازہ ہو سکتا ہے ہخدا کی فضل اور محض اسی کی توفیق سے مین اپنے مفوضہ کام کو بھی سرانجام دے سکونگا۔ چہ جائیکہ اسکے سوا اور کام کرون لیکن مین ان **مخلص احباب** کو بھی مایوس کرنا نہین چاہتا جو حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ اپنی محبت و **اخلاص** کی وجہ سے چاہتے ہین کہ براہ راست بھی حالات حاصل کرین مین خود اس تڑپ کا تجربہ کار ہون جب مین حیدرآباد مین تھا تو روزانہ اپنے مخلص **بھائی جی کی** کرمفرمائی سے حالات حاصل کرنیکے لئے رہین منت رہتا تھا یہ تو بیرون ہند کا سفر ہے بعض احباب نے تو مجھے یہان تک لکھا ہے کہ مین ولایتی اخبارات کے کٹنگ بھی انکو روانہ کرون مگر مین یہ کام نہین کر سکونگا اور اخبارات کی ان راؤن کا خلاصہ یا جیسی صورت ہو میری **چٹھیون** مین آجائیگا۔

پس دوستون کی قید مین نے اسلئے لگائی ہے کہ **ڈپلی کیٹر** وغیرہ رکھنے کے لئے اخراجات زیادہ ہونگے اور چند آدمیون کے لئے اسقدر خرچ برداشت نہین کیا جا سکتا۔ اور نہ میرے امکان مین ہے بہرحال جن احباب نے درخواست کی ہے انکے نام حسب ذیل ہین۔

خان بہادر بابو غلام محمد خان صاحب گلگت۔
(۱) اخوند افضل خان صاحب ڈیرہ غازی خان
(۲) منشی ہاشم علی صاحب پٹواری (سب سے پہلی درخواست انکی ہے)
(۳) سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین سکندرآباد
(۴) میان محمد یوسف صاحب امیر جماعت مردان
(۵) بابو فخرالدین صاحب ہیڈ کلرک چھاؤنی لاہور
(۶) فضل الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ سامانہ
(۷) ڈاکٹر محمد دین صاحب اسسٹنٹ سرجن
(۸) سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد (دکن)

چونکہ اب وقت نہین رہا کہ **ہندوستان** مین مجھے احباب کے خطوط یا اس چٹھی کے لئے روپیہ مل سکے اس لئے اسکے بعد جو احباب اس چٹھی کے خواہشمند ہون وہ روپیہ حسب ذیل پتہ پر روانہ کرین

عرفانی معرفت طامس کک اینڈ سن بمبئی

ایسا ہی خطوط تا اطلاع ثانی اسی پتہ پر بھیجے جاوین مندرجہ بالا تعداد اگرچہ بہت ہی کم ہے لیکن ان احباب کے **اخلاص** اور **محبت** کی قدر نہ کرنا ظلم ہے۔ اگرچہ مجھے بہت محنت گوارا کرنی پڑیگی لیکن انشاءاللہ العزیز مین انکو ہفتہ وار خطوط لکھتا رہونگا و باللہ التوفیق

احباب دعا کرین کہ خدا تعالیٰ توفیق دے اور اس خدمت کے لئے **اخلاص** عطا فرماوے آمین **خادم**

عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان

خواجہ کمال الدین صاحب اور انکے بیٹے کی نمایندگی

* * *

ہندوستان کے مسلمانوں کی نادانی کی تازہ مثال

جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے اعلان کیا ہے کہ وہ مسلمانون کی طرف سے لنڈن کی **مذہبی کانفرنس** مین نمایندے ہونگے اور ایک دو مضمون اور بھی انکی طرف سے پڑھے جائین گے۔

اسلام کی تائید کوئی بھی کرے ہمکو اس بات سے خوش ہونا چاہئے مگر ہندوستان کے مسلمانون کی نادانی تو دیکھو کہ جب یہ خبر مشتہر ہوئی کہ خواجہ نذیر احمد صاحب خلف الرشید خواجہ کمال الدین صاحب **انگورہ** مسٹر مشیر حسین صاحب قدوائی کے ہمراہ جا رہے ہین تو ایک طوفان بے تمیزی انکی مخالفت مین اٹھایا ہے کہ خواجہ نذیر احمد۔ **احمدی** ہے۔ اگرچہ خواجہ نذیر احمد صاحب کے متعلق یہ کہنا ثبوت طلب امر ہے لیکن جبکہ خواجہ **کمال الدین صاحب** اور خواجہ نذیر احمد صاحب لنڈن کی مذہبی کانفرنس مین ان مسلمانون کے نمایندے ہو سکتے ہین تو

انگورہ مین کیون نمایندہ نہین ہو سکتے

انکو انگریزی **حکومت** کا ایجنٹ کہنا سخت **غلطی** ہے لنڈن کی **مذہبی کانفرنس** مین مسلمانون کے نمایندہ ہونے کا خواجہ صاحب نے اعلان کیا ہے اور ہمین معلوم ہوا ہے کہ غالباً **صوفی ازم** کی نمایندگی خواجہ نذیر احمد صاحب کرین گے (گو ابھی تک تصدیق طلب ہے) لیکن بہرحال جبکہ مذہب مین وہ نمایندگی کر سکتے ہین تو مسلمانون کی **اقتصادی یا سیاسی** تحریکون مین اگر ضرور زیادہ حصہ لین اور مسلمانون کے نمایندے کہلائین تو انکی مخالفت سراسر نادانی کی بات ہے مسلمانون کو اب اس قسم کی بیہودگیون سے اب بچنا چاہئے۔ خواجہ صاحب نے مصر مین احمدیت کا صریح انکار کر دیا ہے اور بارہا وہ اپنے لیکچرون مین اپنی پوزیشن صاف کرنیکی کوشش کر چکے ہین پھر بھی انکو یا انکے بیٹے کو احمدیت کی طرف منسوب کر کے کام نہ کرنے دینا غلطی ہے اور یہ سراسر غلط ہے کہ احمدی گورنمنٹ کے **ایجنٹ** ہین ہان یہ سچ ہے کہ احمدی ہر گورنمنٹ کے (جسکے ماتحت وہ ہین) فرمانبردار اور اسکے قانون کا احترام دل سے کرتے ہین مگر احمدی گورنمنٹ کی کسی غلطی پر دوسرون پر کم احتجاج کرنے والے نہین بہرحال جب خواجہ صاحب **مذہبی کانفرنس** مین مسلمانون کے قایمقام ہو سکتے ہین تو **انگورہ** مین انکا **بیٹا** ہو سکتا ہے اور اسپر شور و شغب کرنا سیاسی غلطی ہندوستان کے م

۲۰۵۹/ مین نعمت بی بی زوجہ نور احمد خان قوم راجپوت راجپال ساکن سٹروعہ حال قادیان ڈاکخانہ سٹروعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون میرے مرنے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسوین حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر مین اپنی زندگی مین کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان مین بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لون تو ایسی یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیور چاندی قیمتی زیور سونے کا ۔ مہر یکصد ۔ کل جائداد مالیت ۔ روپیہ جسکا ۱/۱۰ حصہ ۔ روپیہ ہوتا ہے

گواہ شد العبد
نا محرر لنگر خانہ بقلم خود ۲۰/۱۱/۲۲ ۔ نشان انگوٹھا نعمت بی بی موصیہ بقلم نور ۲۰/۱۱/۲۲

گواہ شد
فضل احمد بحرف انگریزی ۲۰/۱۱/۲۲

و علماء آپ تو کچھ کر نہین سکتے۔ مذہبی کانفرنس مین اسلام پیش کرنیکے لئے انھین ہمت نہ پڑی۔ اور خواجہ صاحب نے انکی نمایندگی کی اور اب **انگورہ** خواجہ نذیر احمد کے جانے پر انپر بے اعتمادی پیدا کرنی چاہی ہے افسوس۔

دُنیا کا حقیقی مذہب

ہر بچہ مسلمان پیدا ہوتا ہے اسکے والدین اسکو یہودی یا عیسائی یا کافر بناتے ہین

وہ یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے اور اسمین کسیکو کلام نہین ہو سکتا۔ اس بنا پر کسی بچہ کو مسلمان بنانیکی حاجت نہین ہوتی اور نہ اسکے لئے کسی قسم کی رسم ادا کرنیکی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلئے اگر کوئی شخص بڑا ہو کر یا والدین یا گردوپیش کے حالات کے اثر اسلام سے منحرف ہو جاتا ہے۔ تو گویا خدا کی مقرر کی ہوئی سیدھی راہ سے روگردان ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ ایک دفعہ اور اسلام کے آغوش مین پناہ لیتا ہے تو اس کے اس فعل کو ہم تبدیل مذہب نہین کہین گے۔ بلکہ یہ کہین گے، کہ وہ پھر اپنے مذہب مین واپس آگیا ہے۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دنیا کا حقیقی مذہب اسلام ہے۔ اور وہ اتنا ہی قدیم اور بزرگ ہے جتنی کے دنیا خود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مذہب کو تکمیل تک پہنچایا۔ اور ہمین خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ کہ حالات نے ہمین اس خدائی مذہب سے منحرف ہونے پر مجبور نہین کیا جن بدنصیب لوگون کو کسی نہ کسی طرح اسلام سے روگردان کر لیا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم انکو پھر اسمین لانے کی کوشش کرین۔ اور جو مجالس یا جماعتین اس نیک کام مین مصروف ہین انکی مدد کرین۔ اسی کا نام تبلیغ اسلام ہے اور ہمین اسکے لئے اپنی کوششون کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرنا چاہئے۔ ع

چھپا دست ہمت مین زور قضا ہے

مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی

اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ میں ہمرکاب رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ اس سفر میں سلسلہ کے خادم قدیم اور ہسٹورین کی حیثیت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اسکے محسن آقا اور رفقاء کار نے مقرر کئے ہیں میری غیر حاضری میں الحکم اور تادیب النساء کا کیا انتظام ہوگا اسکے متعلق میں روانگی سے پہلے انشاء اللہ العزیز اعلان کرونگا اور اپنی اور جماعت کے فرائض متعلقہ الحکم پر توجہ دلاؤنگا۔ الحکم قوم کی امانت ہے اور میں اسکو قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہوں اسکی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا اس تقریب کی خوشی میں مینے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دی جائیں جو احباب اس تحریک میں حصہ لینگے وہ یہی نہیں کہ نہایت مفید اور ضروری کتب کو قریباً مفت حاصل کر لینگے بلکہ وہ اپنے اس خادم قدیم کا رخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری میں مدد دینے والے ہونگے کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دیجائینگی۔

(۱) ان کتابوں میں قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کے دس پارے بھی ہیں جنکی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی قیمت علاوہ محصولڈاک صرف چار روپیہ ہوگی (پارہ ۲۴ لغایت ۳۰ و ۵ لغایت ۱۷)

(۲) مراۃ الجہاد۔ جسمیں مسئلہ جہاد کی حقیقت و اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہیں اصلی قیمت ۶؍ رعایتی قیمت (۱۲؍)

(۳) مکتوبات احمدیہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات اصل قیمت فی حصہ ۸؍ رعایتی قیمت ...... (۴؍)

خطبات کریمیہ۔ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات اصل قیمت فی جلد ۸؍ رعایتی (۴؍)

(۵) مالابار میں احمدیت کی تاریخ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور مجاہد مصری ہی نے اسے چھپوایا تھا پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی ہوگا اس کتاب میں کوئی رعایت نہیں قیمت (۱۰؍)

براہان الحق۔ عیسائی مذہب کی تردید میں نہایت قابل قدر رسالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت میں ایک نو مسلم عیسائی گریجویٹ نے لکھا قیمت اصلی ۳؍ رعایتی (۱؍)

ادعیۃ القرآن۔ قرآن مجید کی دعائیں اور انکا ترجمہ (حافظ اکمل صاحب کا کیا ہوا) قیمت رعایتی ... (۱؍)

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون۔ کے فائل پہلے سالوں کے صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی ان میں خواتین کیلئے نہایت ہی مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالوں کے فائل ہیں ایک مکمل فائل کی قیمت ۶؍ رعایتی ۲؍ تادیب النساء کی پہلی جلد بھی رعایت پر ملیگی صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی اصل قیمت للعہ ؍ فی جلد رعایتی قیمت ۶؍ یہ رعایت آخر جولائی ۲۴ء تک ہوگی اسلئے جلد درخواستیں بھیجدیں تمام درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔

درخواستیں بنام منیجر الحکم ہوں

چار روپیہ میں حکیم حاذق

آئیں کدہر ہیں آج قدردان کمال کے
کاغذ پہ رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

مجربات نورانی یعنی طب انسانی۔ بزبان اردو جو کمال جستجو کر کے برسوں کی عرقریزی کے بعد حکما سلف کی پرانی بیاضوں کے نسخوں کی چھان بین کر کے آنکھوں کا تیل نکال کر تالیف کر کے جسمیں انسانی جسم کی تمام امراض نئے اور پرانی اندرونی داخلی اور خارجی تمام بیماریوں کا سر سے پاؤں تک شرطیہ اور مجرب المجرب ۱۸۵۰ نسخہ جات صدر مخفیہ درج کئے گئے ہیں گویا علم حکمت بحر لا متناہی کو ایک کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے تجربات کیا ہے گویا یونانی طب کا سرمایہ حیات اور متاع زندگی مانی جا چکی ہے اگر آپ اور اپنے خویش و اقارب کی زندگی بخیر و عافیت گذارنا چاہتے ہیں تو آج ہی مجلد مجربات نورانی منگا کر ملاحظہ کیجئے۔ جو وقت بیوقت آپ کو مدد دیوینگی اور اسکے بیان کردہ قوانین پر عمل کرنے سے انسان ہمیشہ تندرست اور توانا رہ سکتے ہیں اور ہر ایک شخص اس سے مستفیض ہو سکتا ہے خصوصاً اہل حکمت کیلئے رہبر کامل ہے۔ کتاب حجم ۱۱۲۸ صفحہ تقطیع ۲۲+۱۸ کاغذ چھپائی دیدہ زیب مجلد قیمت مجلد للعہ ؍ بلا جلد ۴ سے ؍

ملنے کا پتہ حکیم نور محمد کشمیری بازار لاہور

اعلان

بقایا دار اپنے حساب صاف کر کے مشکور فرماویں

۱۔ اور جن دوستوں کا چندہ ماہ جون میں ختم ہوتا ہے انکے نام وی پی آتے ہیں۔

۲۔ اگر آپ کسی وجہ سے وی پی وصول نہیں کر سکتے تو فوراً دفتر میں اطلاع دیں اگر آپ پھر بھی واپس کرینگے تو یہ آپکا اخلاقی جرم ہوگا۔

منیجر الحکم

آزمائش شرط ہے ھو الشافی آزمائش شرط ہے

مشکلیں آسان ہوئیں دکھ درد بن جاتے رہے

۱۔ **معجون شاہی یا اکسیر جریان**۔ خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل توجہ اور محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے۔ عطا فرمائی۔ جو جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقعہ ایک اکسیر ہے اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونیکے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی بداعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ بد نتائج کی اصلاح کرنے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے قیمت فی پاؤ ... (عہ؍)

۲۔ **روغن اکسیر اعصاب**۔ بعض حالتوں میں اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی۔ ضعف کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کرنے میں بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب عہ؍

۳۔ **کشتہ طلا**۔ جسکو ہم نے نہایت محنت و احتیاط سے تیار کیا ہے پھر اسمیں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اسکی قوت اور طاقت میں اور بھی چاند لگ گئے ہیں اسکے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین لکھدیا جاتا ہے۔ جو کہ یہ ہے۔ سونا دل و دماغ کو حرارت غریزی کو تقویت دینے والا فہم و فکر کو تیز کرنیوالا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنیوالا امراض سوداوی اور خفقان توحش غم حزن جنون درد صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنے والا قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خواہ مخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے۔ الغرض عجیب و غریب چیز ہے اس نادر نسخہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے قیمت فی خوراک ۴؍ اور سینکڑہ خوراک للعہ؍

۴۔ **حب مقوی اعصاب**۔ یہ گولیاں ہر ایک قسم ضعف اعصاب میں واقعی اپنے اندر مسیحائی اثر رکھتی ہیں ضعف باہ ضعف دماغ اور ضعف معدے کے لئے مفید ہیں باقاعدہ سینکڑوں کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ میں مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہیں۔ قیمت فی سینکڑہ صہ ایک روپیہ میں ۱۲ گولی

۵۔ **اکسیر سوزاک**۔ سالہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے جو نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے قیمت ایک ہفتہ ...... عہ؍

۶۔ **سرمہ مروارید ی**۔ یہ سرمہ بصارت کیلئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے جوانوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے اور بوڑھوں کیلئے از سر نو بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے بگڑوں کے لئے بھی نہایت مفید ہے کیونکہ نہایت قیمتی اجزاء مروارید اور مامیران سے تیار کیا گیا ہے قیمت عہ؍

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی آپکی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے اخلاص اور محبت کی تیار کردہ ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہونگی۔

(مرزا محمود احمد)

ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ